تبدیلی کا طریقہ

جو شخص اپنے زمانے کے عام طرز خیال اور طرز عمل کو بدلنا چاہتا ہو اور لوگوں کی روش میں اصولی تغیر پیدا کرنے کا خواہش مند ہو' وہ مجبور ہے کہ ابتدا میں تخریبی تنقید پر زیادہ قوت صرف کرے اور تعمیری افکار کو آہستہ آہستہ بہ تدریج اور باقساط پیش کرے۔ تخریبی تنقید کے بغیر وہ الفت اور شیفتگی دور نہیں کی جا سکتی جو لوگوں کو رائج الوقت تخیلات اور طریقہ ہائے عمل سے طبعی طور پر ہوا کرتی ہے' اور جب تک یہ الفت دور نہ ہو' ان کے دماغ کسی نئی بنیاد پر تعمیر کا نقشہ سوچنے اور سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے۔ لہٰذا تخریب کے بغیر' یا ناکافی تخریب کے ساتھ' نئی تعمیر کا پورا نقشہ پیش کر دینا سراسر نادانی ہے۔

قوموں کی زندگی میں تغیر طفرہ [چھلانگ] کی شکل میں نہیں ہوتا کہ ایک حالت سے چھلانگ لگا کر دفعتاً دوسری حالت میں چلی جائیں' اور اگر سابق مقام سے اچکا دینے کے بعد ان کو پاؤں ٹکانے کے لیے دوسری جگہ نہ بتائی جائے تو ہوا میں معلق رہیں۔ اجتماعی تغیرات ہمیشہ تدریجی نشوونما کی صورت میں ہوا کرتے ہیں۔ اشخاص کی تنقیدیں اگر تجربات کی کسوٹی پر پوری اترتی ہیں تو قوم رفتہ رفتہ اپنے پرانے مسلک کو چھوڑتی جاتی ہے' اور نئے تعمیری افکار میں اگر طاقت ہوتی ہے تو آہستہ آہستہ وہ قوم کی زندگی میں اس طرح جذب ہوتے ہیں جیسے ایک شخص کے جسم میں غذا کے اجزا جذب ہوا کرتے ہیں۔

آئینی طور پر کام کرنے والے حضرات اس کے عادی ہوتے ہیں کہ کسی راستے پر پہلا قدم رکھنے سے پہلے پورے سفر کے لیے ایک مفصل اسکیم اور معین ٹائم ٹیبل ان کے سامنے موجود ہو۔ لیکن انقلابی طریق کار میں یہ کسی طرح ممکن نہیں۔ یہاں پہلے قدم کا رخ اور اس کا پیمانہ بھی اس وقت تک معین نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس امر کا پورا اندازہ نہ کر لیا جائے کہ قوم کا انقلابی رجحان کس حد تک پختہ ہو چکا ہے اور وہ اپنے نصب العین کے لیے جان لڑانے پر کہاں تک آمادہ ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو انقلابی طریق کار سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو' اس داعی انقلاب کا مضحکہ اڑائے گا جو قوم میں انقلابی رجحان پیدا کرنے کے لیے پہلی آواز منہ سے نکالتے ہی انقلابی حرکت کے لیے ایک مفصل اسکیم بھی شائع کر دے (رسائل و مسائل'

ترجمان القرآن' صفر ۱۳۵۸ھ' اپریل ۱۹۳۹ء' جلد ۱۴' عدد ۲' ص ۱۳۴-۱۳۷' ۱۴۲)۔